احسان کی روش
(قرآن کی روشنی میں)

از جناب محمد بدیع الزماں، ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ پٹنہ

ایمان لانے کے دو تقاضے ہیں۔ ایک تقویٰ کی روش اختیار کرنی اور دوسرا احسان کی۔ اول الذکر کا تعلق دل سے ہے اور موخر الذکر کا عمل سے۔ جو دل خدا کے خوف سے خالی ہے وہ تقویٰ سے خالی ہے اور جس عمل میں نیکی اور خیر کا پہلو نہ ہو وہ کفر کے مترادف ہے۔ تقویٰ اور احسان اطاعتِ الٰہی کے لازم و ملزوم پہلو ہیں اور یہی ایمان کے سکّے کے دو رُخ ہیں۔ یہی دونوں ایک مومن کو اللہ سے قریب کرتے ہیں۔ فرمایا:

"اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور احسان پر عمل کرتے ہیں (إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ)"

(۱۶ : ۱۲۸)

قرآن کا نزول عام انسانوں کے لئے ہے مگر اس سے ہدایت وہی پاتے ہیں

پایا جا سکتے ہیں جو تقویٰ اور احسان کی روشن اختیار کریں۔ ارشاد ہے :

"یہ (قرآن) اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے (ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ)" ——— (۲:۱)

"یہ کتاب حکیم (قرآن) کی آیات ہیں۔ ہدایت اور رحمت نیکوکار لوگوں کے لئے (ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ) ——— (۳۱:۱)

احسان لفظ حُسن سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کسی کام کو اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کو بروئے کار لاکر، اپنے سارے وسائل کو صرف کرتے ہوئے، دل و جان سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرنا۔ مگر اپنے اس فعل و عمل میں اپنے ایمان پر ثابت قدم رہ کر اچھے کام کرنا، جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے پرہیز کرنا، جو فرمان الٰہی ہے، اسے ماننا، حق کو حق جاننا اور حق کی حمایت کرنی اور شر کے مقابلے میں ہر طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنی۔ یہی احسان کی روش کے تقاضے ہیں۔

ایمان کے ان دو تقاضوں، یعنی تقویٰ کی روش کے ساتھ ساتھ احسان کی روش اختیار کرنے کے متعلق فرمایا خدائے تعالیٰ نے :

"جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انھوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اُس پر کوئی

گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے
رہیں جو حرام کی گئی ہیں۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور
اچھے کام کریں۔ پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس
سے بچیں، جو فرمانِ الٰہی ہے اسے مانیں۔ پھر خدا ترسی
کے ساتھ نیک رویہ رکھیں (إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا
وَّعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ
اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوا)۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند
کرتا ہے (وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ـــــــ
(۵ : ۱۲)

ان آیات سے یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ احسان کی روش یہ ہے کہ انسان عملاً نیک ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ صرف حوالگی اور سپردگی کا اعلان کرے بلکہ وہ رویہ اختیار کرے جو خدا کے ایک مطیع فرمانبردار بندے کو کرنا چاہیئے۔ اسی روش پر چلنے والے وہ سہارا تھام لیتے ہیں جو انھیں حیات ابدی کی منزل تک پہنچا دیتا ہے:

"جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کر دے اور
نیکوکار ہو (وَهُوَ مُحْسِنٌ) تو اس نے
فی الواقع ایک بھروسے کا سہارا تھام لیا
اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ ہی
کے ہاتھ ہے" ـــــــ (۳۱ : ۳)

خدا کو خوف و طمع سے پکارنا بھی احسان کی روش میں شامل ہے جو محبتِ الٰہی کا باعث بنتی ہے:

"اور خدا ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے
ساتھ۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیکو کار لوگوں کے قریب
ہے۔ (وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ
رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ"

______(۷:۷)

انسانی معاشرے کی درستگی اور اس کی صحت مند تشکیل کے لئے خدا نے، ان لوگوں کو جنھوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے، یہ ہدایت دی ہے کہ:

"اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا
ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے
منع کرتا ہے"______ (۱۶ : ۱۳)

اس آیت میں پہلی چیز عدل اور دوسری احسان ہے۔ جس سے مراد نیک برتاؤ فیاضانہ سلوک، ہمدردانہ رویّہ، رواداری، خوش خلقی، باہمی مراعات، ایک دوسرے کا پاس و لحاظ بھی شامل ہے۔ اجتماعی زندگی میں عدل اگر معاشرہ کی اساس ہے تو احسان اُس کا جمال اور اُس کا کمال۔ عدل اگر معاشرہ کی ناگواریوں اور تلخیوں سے بچاتا ہے تو احسان اس میں خوشگواریاں پیدا کرتا ہے۔ اجتماعی زندگی میں احسان کی روش اجتماعی محاسن کو نشوونما دینے والا سب سے اہم جذبہ ہے

محسنین کی صفات و خصوصیات قرآن میں مختلف سورتوں میں وارد ہوئی

اسی نفسِ مضمون کو ملحوظ رکھ کر، چند ایسی آیات درج ذیل نقل کی جا رہی ہیں:

"ایسا کبھی نہ ہوگا کہ اللہ کی راہ میں بھوک، پیاس اور
جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ (ایمان لانے والے)
جھیلیں اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اُس پر
کوئی قدم وہ اٹھائیں اور کسی دشمن سے (عداوتِ حق کا)
کوئی انتقام وہ لیں اور اس کے بدلے اُن کے حق
میں عملِ صالح نہ لکھا جائے۔ یقیناً اللہ کے یہاں
محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا۔ (اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ) ——— (۹:۱۵)

یہی بات محسنات سے بھی دہرائی گئی ہے جس کا اطلاق مردوں پر بھی ہوتا ہے کہ:

"اگر تم (نبیؐ کی بیویو) اللہ اور اُس کے رسولؐ اور
دارِ آخرت کے طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو
نیکوکار ہیں اللہ نے اُن کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا
ہے (فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ
اَجْرًا عَظِیْمًا" ——— (۳۳:۲۹)

احسان کی روش پر چلنے والوں کے لئے یہ اجر اس لئے مہیا کر رکھا گیا ہے چونکہ خدا خود فرماتا ہے کہ:

"نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔
(ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" ۵۵:۶۰)

ہم نیکوکاروں کو اُن کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں (وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ) ـــــ ۶ : ۱۰)

احسان کی روش اختیار کرنے والوں سے خدا کا وعدہ ہے کہ:

"جو سچائی لے کر آیا اور جنھوں نے اس کو سچ مانا وہی عذاب سے بچنے والے ہیں۔ انھیں اپنے رب کے یہاں سے وہ سب کچھ ملے گا جن کی وہ خواہش کریں گے۔ یہ ہے نیکی کرنے والوں کی جزا (ذٰلِکَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ" ـــــ (۳۹ : ۴)

اسلام کا نظام حکومت

مؤلف: مولانا حامد الانصاری غازی۔

اس کتاب میں اسلام کی ریاست عامہ کا مکمل دستور اساسی اور مستند ضابطہ حکومت پیش کیا گیا ہے۔ یہ عظیم الشان تالیف اسلام کا نظام حکومت ہی پیش نہیں کرتی بلکہ نظریہ سیاست و سلطنت بھی منظر عام پر لاتی ہے۔ طرز تحریر زمانہ حال کے عین مطابق ہے۔

ہمارے لٹریچر میں یہ پہلی کتاب ہے جو قانون قرآن، نبوت اور دستور صحابہ کے علاوہ اسلام کے علماء اجتماعیات کی بے شمار کتابوں اور عصر حاضر کے نوشتوں اور سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد سامنے آئی ہے۔ صفحات ۴۶۴، بڑی تقطیع

قیمت: تیس روپے -/۳۰

مجلد اعلیٰ کوالٹی چالیس روپے -/۴۰

ندوۃ المصنفین، ۱۳ دوبازار، جامع مسجد دہلی

خلافت عباسیہ اور ہندوستان

از مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

ہندوستان میں ۱۱۵ سالہ عباسی دور خلافت کے غزوات و فتوحات اور اہم واقعات و حادثات، عباسی امراء و حکام کے ملکی و شہری انتظامات، عرب و ہند کے درمیان گوناگوں تجارتی تعلقات، بحر بصرہ کے ماتحت بحری امن و امان کا پیام، ہندی علوم و فنون اور علماء اسلام اور ہندی موالی و ممالک وغیرہ مستقل عنوانات پر نہایت مدلل و مستند معلومات پیش کی گئی ہیں۔ نیز یہاں کے مسلموں و غیر مسلموں کے عالم اسلام سے فکری و علمی اور تہذیبی روابط کی تفصیلات درج ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عباسی خلفاء و امراء نے پہلی بار افسانوی ہندوستان کو دنیا کے سامنے حقیقی رنگ میں پیش کیا ہے

قیمت غیر مجلد چالیس روپے

مجلد مع گرد پوش پچاس روپے

ندوۃ المصنفین، اردو بازار

جامع مسجد دہلی